# اخبار میں صرف پکوڑے ہی نہیں بکتے

تحریر: سہیل احمد لون

ان دنوں عدالت عظمی میں زیر سماعت پانامہ کیس بہت اہمیت کا حامل ہے۔عدالتی فیصلے گواہوں اور ثبوتوں کی بنیاد پر کیے جاتے ہیں جہاں عدالتی نظام آزاد و خودمختار ہو وہاں حکومت یا ریاستی ادارے عدالتی نظام میں مداخلت نہیں کرتے اور قانون کے آگے سب ایک ہوتے ہیں ۔ہمارے اکثر ادارے تنزلی کا شکار ہیں اور اداروں کی مایوس کن کارکردگی کی وجہ سے ان پر اعتماد بھی نہیں رہا۔بدقسمتی سے عدالتی نظام میں بھی شفافیت کا اعلی معیار نظر نہیں آتا ۔امیر، با اثر اور بدمعاش کے لیے قانون گھر کی لونڈی کی مانند ہے جبکہ غریب انسان کے قانون اور انصاف کرنے والے اداروں میں ایک غلام کی حیثیت رکھتا ہے۔میاں اینڈ فیملی کا نام پانامہ کیس میں آیا تو میاں صاحب دنیا کے واحد شخص تھے جنہوں نے اس کا دفاع کرنے کے لیے دو مرتبہ قوم سے خطاب کیا اور ایک بار پارلیمنٹ ہاؤس کے فلور پر صفائی پیش کرنے کی کوشش کی۔وزیراعظم پاکستان نے اس کے بعد پانامہ کیس کے متعلق چپ سادھ لی مگر عمران خان نے ایک ضدی بچے کی طرح پانامہ کی تحقیقات کی رٹ لگائے رکھی۔عمران خان کی بات کا جواب دینے کے لیے پانچ وزیر اپنی وفاداری پاکستانی قوم سے نبھانے کے بجائے ’ہر وقت وزیراعظم کو بے گناہ ثابت کرنے کی ذمہ داری سنبھالے ہوئے ہیں جو سنبھالے نہیں سنبھل رہی۔پانامہ کیس میں پاکستان کے علاوہ کہیں بھی ایسا نہیں ہوا کہ الزام جس پر لگا ہو اس کے علاوہ کوئی دوسرا جواب دینے میدان میں کود پڑا ہو یہ ہیں شاہ سے زیادہ شاہ کے خیر خواہ!میاں نواز شریف نے اپنے ماضی سے کچھ نہیں سیکھا وہ جن کرائے کے ’’سیاسی کن ٹٹوں‘‘ پر بھروسہ کر رہے ہیں انہیں سے ملتے جلتے چہرے ذوالفقار علی بھٹو کو کال کوٹھری تک چھوڑ کر آئے تھے۔دانیال عزیز کل مشرف کا ہمنوا تھا اور موجودہ وزیراعظم پاکستان کے بارے میں جو اُنکی رائے تھی وہ انتہائی شرمناک رہی ہے لیکن نواز شریف ایک بار پھر عوامی طاقت پر بھروسہ کرنے کے بعد باہر دیکھ رہا ہے۔جب کہ جس نے باہر دیکھا وہ باہر ہو گیا۔خواجہ سعد رفیق کل کی بات ہے ایک میجر سیف کا مخبر تھا اور مسلم لیگ نون کی ساری رپورٹنگ کرتا تھا‘ اِس کا ذکر بارہا بلال یاسین اور ایم۔این۔اے وحید عالم خاں کھلے بندوں کر چکے ہیں۔خواجہ آصف کی تو خیر زبان ہی اپنی نہیں اللہ نے اُس کے منہ میں ڈائیریکٹ مودی کی زبان لگا رکھی ہے۔بھارتی وزیر دفاع افواج پاکستان کے خلاف ابھی تک اتنا نہیں بولا جتنا ہمارا اپنا وزیر دفاع فوج کو مشتعل کرنے کی ناکام کوشش کر چکا ہے۔عمران خان کی لاک ڈاؤن والی دھمکی کے بعد بالآخر میاں صاحب کی تلاشی لینے کا اعلان عدالت عظمی نے کر دیا ۔جس پر عمران خان نے اپنی احتجاجی اور دھرنے والی سیاست چھوڑ کر انصاف کی امید لگا کر عدالت کی طرف دیکھنا شروع کر دیا۔اس سے قبل بھی متعدد بار سیاسی رہنماؤں پر کرپشن کے الزامات لگے بعد ازاں وہ عدالتوں سے باعزت بری ہو گئے پاکستانی تاریخ میں شاید ہی کسی با اثر فرد کو کرپشن کے الزام میں سزا ہوئی ہو۔اکثر سیاسی اکابرین اور اشرافیہ کے لیے عدالتیں ڈرائی کلین مشین ثابت ہوئیں ہیں جس میں دھل کر ان کے پر لگے تمام الزام صاف ہو گئے۔پانامہ کیس میں منفرد بات یہ ہے کہ اس میں الزامات پاکستان سے نہیں لگے بلکہ بیرون

ملک سے خبر بریک ہوئی ہے۔اس کے بعد اپنی صفائی میں وزیر اعظم نے فیملی کے دیگر افراد سمیت متضاد و متصادم بیانات جاری کرنے شروع کر دیئے اور قطری شہزادے کے خط کی انٹری بھی ہو گئی۔ عام انسان کو اس بات کا یقین ہے کہ اس کا نتیجہ کچھ نہیں نکلے گا میاں اینڈ فیملی پر کوئی آنچ نہیں آئے گی۔قانونی شعلوں کی پلیٹ میں صرف غریب کا دامن ہی آتا ہے اشرافیہ اور بااثر افراد اپنے محلوں میں محفوظ بھی ہوتے ہیں اور نظام سے محظوظ بھی۔ پی ٹی آئی کو ثبوت جمع کروانے کا کہا گیا تو اس نے اخباروں کی کچھ خبریں بھی ثبوت کے طور پر پیش کیے ۔حالانکہ ثبوت تلاش کرنے کے لیے عدالت اداروں کو کہہ سکتی تھی تحریک انصاف کے پیش کیے گئے اخبار کو ثبوت کے طور پر لینے کی بجائے یہ کہہ دیا گیا کہ ان میں تو اگلے دن پکوڑے بک رہے ہوتے ہیں۔حالانکہ اخباروں میں صرف پکوڑے ہی نہیں بکتے اس میں خبریں بھی شائع ہوتی ہیں۔

اگر اخباری تاریخ پر نظر دوڑائی جائے تو پتہ چلتا ہے کہ اخبار میں چھپنے والی خبر سے نظام، آئین اور قانون میں تبدیلیاں کی گئیں اور بڑے بڑے عہدوں پر بیٹھے لوگوں کو سبکدوش ہونا پڑا۔تحقیقاتی صحافت کے بانی جناب ولیم تھامس سٹیڈ 1885ء میں Pall Mall Gazette میں ایک سٹوری شائع کی جس میں اس نے یہ دکھایا کہ کس طرح لندن میں کم عمر لڑکیوں کی فروخت کا دھندا کیا جاتا ہے اس کے لیے اس نے اپنے ساتھی سمیت ایک sting operaion کر کے ایک 13 برس کی لڑکی الیزا آرم سٹرانگ 5 پاؤنڈ میں خریدا پھر اس لڑکی کا نام بدل کر ساری کہانی اپنے پیپر میں چھاپ دی۔سٹوری چھاپنے پر لڑکی کے باپ نے اس پر کیس کر دیا جس کے بعد W.T.Stead اور اسکے ساتھی کو جیل ہوئی مگر اس کی خبر کے نتیجے میں ایک بل پاس کیا گیا اور age of consent تیرا برس سے بڑھا کر سولہ برس کر دی گئی۔اسے آج بھی لوگ Stead Act کے نام سے یاد کرتے ہیں۔تحقیقاتی صحافت کی زد میں 70 کے عشرے میں امریکہ کے صدر رچرڈ نکسن بھی آئے جب دو صحافیوں Carl Bernstein اور Bob Woodward کی خبر پر امریکی صدر کے خلاف کارروائی عمل میں لائی گئی جس کے بعد ان کی سیاست ہمیشہ کے لیے ختم ہو گئی۔ پاکستان کی ٹیم 2010ء میں برطانیہ کے دورے پر آئی تو نیوز آف دی ورلڈ کے تحقیاتی صحافی مظہر محمود کی خبر پر پاکستان کے تین کرکٹرز ولائتی جیل تک جا پہنچے۔اخبار کے آرٹیکل پر بول چینل کے مالکان کی بولتی بند کرنے کی بھرپور کوشش کی گئی۔اخبار میں ایک خبر لگنے کی وجہ سے وفاقی وزیر اطلاعات کی وزارت سے ہٹا دیا گیا۔تعجب کی بات ہے کہ the Pall Mall Gazette میں شائع ہونے والی سٹوری سے قانون میں ترمیم کی گئی، واشنگٹن پوسٹ میں شائع ہونے والی خبر سے امریکی صدر کو impeachment کا سامنا کرنا پڑا اور اقتدار سے محروم ہو کر سیاست کو خیر باد کہنا پڑا۔ The News of the World میں چھپنے والی خبر کے بعد عدالتی کارروائی ہوئی جس کے بعد تین ٹیسٹ کرکٹرز سلمان بٹ محمد عامر اور محمد آصف کو سزا ہوئی۔بول کے مالکان کو غیر ملکی جریدے میں شائع ہونے والے آرٹیکل کی بنا کر ٹرائل کی گیا، Dawn نیوز پیپر میں ایک آرٹیکل چھپ گیا جس کے بعد باقاعدہ انکوائری کا آغاز ہو چکا ہے۔معزز عدالتوں میں بیٹھے معزز جج صاحبان کو پتہ نہیں کیوں پانامہ کیس میں شائع ہونے والی خبروں کی اہمیت اخباروں پر رکھے پکوڑوں سے زیادہ نہیں نظر نہیں آئی حالانکہ اسی کرسی پر بیٹھ کر ایک چیف جسٹس نے اخبارات کی خبروں پر اتنے سوموٹو لیے کہ پاکستان کی عدالتوں کو بہت سے لکھاری سوموٹو عدالتیں لکھنا شروع ہو گئے۔میں تو معزز جج کے

اِس ریمارکیس سے یہ سمجھا ہوں کہ بھئی نیوز گیٹ سیکنڈل عدالت عظمیٰ میں نہ لے کر آنا کیوں کہ اخبار میں چھپنے والی خبر کی اہمیت یہ ہوتی ہے کہ اگلے دن اُس میں پکوڑے بک رہے ہوتے ہیں۔ یہ پیغام شاید پاکستان تحریک انصاف کو دیا گیا ہے جو نیوز گیٹ سیکنڈل بھی سپریم کورٹ میں لیجانا چاہتی ہے اور اگر یہ پیغام پی ٹی آئی کیلئے نہیں تو پھر یقیناً افواج پاکستان کیلئے اور میاں نواز شریف کی تسلی کیلئے دیا گیا ہے کیونکہ چیف جسٹس اگلے ماہ ریٹائرڈ ہو رہے ہیں جبکہ جسٹس سجاد علی شاہ کے بعد آنے والے چیف جسٹس کو قریب المرگ ہونے کے باوجود سندھ کا گورنر بنا دیا گیا ہے ایسے موقع پر یہ تعیناتی کھلی آفر ہے۔ میاں صاحب اس لحاظ سے بڑے خوش قسمت ہیں کہ ان کے خلاف جو کچھ ٹی وی چینل پر چلایا گیا یا اخبارات میں چھاپا گیا اس کی اہمیت اخبار میں رکھے پکوڑے سے زیادہ نہیں۔ ویسے سوچنے والی بات تو یہ بھی ہے کہ جس ملک کے اخبارات کی کوئی اوقات نہیں وہاں ریاست چوتھے ستون کے بغیر ہی چل رہی ہے اور اگر ایسا ہے تو پھر اس کا ذمہ دار کون سا ادارہ ہے؟


تحریر: سہیل احمد لون

سربٹن۔ سرے

21-11-2016

sohailloun@gmail.com